دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرینس نمبر: Har 5010

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تاریخ: 28-10-2018

مہنگائی کی وجہ سے زیادہ مہر کا مطالبہ کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص کی شادی ہوئی، لیکن اب معاملات اس حد تک خراب ہو گئے ہیں کہ طلاق دینی پڑے گی۔ لڑکی والے کہہ رہے ہیں کہ چونکہ اب مہنگائی زیادہ ہو چکی ہے، لہٰذا مہر دُگنا دینا ہو گا، جبکہ وقتِ عقد مہر پانچ ہزار روپے مقرر ہوا تھا۔ پوچھنا یہ ہے کہ طلاق ہونے کی صورت میں کتنا مہر دینا ہو گا؟

نوٹ! شادی پانچ سال پہلے ہوئی تھی اور اس وقت پانچ ہزار روپے دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی کی قیمت سے بہت زائد تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شریعتِ مطہرہ میں مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی یا اس کی قیمت ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں، جتنا بھی مقرر کر دیا جائے لازم ہو گا۔ نیز اس میں اعتبار وقتِ عقد کا ہے، لہٰذا وقتِ عقد جو مہر مقرر ہوا، وہ دس درہم یا اس سے زیادہ قیمت کا ہو، تو وہی لازم ہو گا، مہنگائی وغیرہ کی وجہ سے اس میں زیادتی کا مطالبہ جائز نہیں ہو گا۔

صورتِ مسئولہ میں بوقتِ نکاح مہر میں مقرر کی گئی رقم چونکہ اس وقت دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی کی قیمت سے زیادہ تھی، لہٰذا طلاق ہونے کی صورت میں صرف یہی مقرر کردہ پانچ ہزار روپے لازم ہوں گے اور لڑکی والوں کی جانب سے زیادتی کا مطالبہ جائز نہیں ہے۔

تنویر الابصار و درمختار میں ہے: ”(اقلہ عشرۃ دراھم مضروبۃ کانت او لا) ولو دینا او عرضا قیمتہ عشرۃ وقت العقد۔ ملخصا۔“ مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہیں، خواہ ڈھلے ہوئے ہوں یا بغیر ڈھلے ہوئے اگرچہ مہر

دین کی صورت میں ہو یا کوئی سامان ہو، جس کی قیمت عقد کے وقت دس درہم ہو۔

(الدر المختار مع رد المحتار، جلد 4، صفحہ 220، 222، مطبوعہ کوئٹہ)

علامہ محقق ابن عابدین الشامی علیہ الرحمۃ در مختار کی عبارت (قیمتہ عشرۃ وقت العقد) کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: " ای وان صارت یوم التسلیم ثمانیۃ فلیس لھا الا ھو الخ " یعنی اگرچہ ادائیگی کے دن قیمت آٹھ درہم ہو جائے، عورت (عقد کے وقت) ذکر کیے گئے ہی کی مستحق ہو گی۔

(الدر المختار مع رد المحتار، جلد 4، صفحہ 222، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: " مہر شرعی کی کوئی تعداد مقرر نہیں، صرف کمی کی طرف حد معین ہے کہ دس درم سے کم نہ ہو اور زیادتی کی کوئی حد نہیں، جس قدر باندھا جائے گا، لازم آئے گا۔ ملخصا "

(فتاوٰی رضویہ، جلد 12، صفحہ 165، مطبوعہ رضا فاونڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ مزید ارشاد فرماتے ہیں: " اگر درہم کے سوا کوئی اور چیز مہر ٹھہری، تو اس کی قیمت عقد کے وقت دس درہم سے کم نہ ہو اور اگر اس وقت تو اسی قیمت کی تھی، مگر بعد میں قیمت کم ہو گئی، تو عورت وہی پائے گی، پھیرنے کا اسے حق نہیں۔ "

(بہار شریعت، جلد 2، صفحہ 64، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

عبدہ المذنب ابو الحسن فضیل رضا عطاری عفاعنہ الباری

18 صفر المظفر 1440ھ/28 اکتوبر 2018ء

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے

نوٹ! دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔